https://farid.ps/articles/quantum_conscience/ur.html

# متعین وجود: انا، اتحاد، اور الٰہی میدان

> لوکاہ سمستاہ سکھینو بھونتُ
>
> "تمام مخلوقات ہر جگہ خوشحال اور آزاد ہوں۔"

وہ سفر جو آپ شروع کرنے والے ہیں، صرف سائنس، فلسفہ، یا روحانیت کی تلاش نہیں ہے۔ سب سے بڑھ کر، یہ ایک نسخہ ہے۔ ایک نسخہ جو انا کو تحلیل کرنے، خوف اور لالچ کی گرفت کو نرم کرنے، اور گہری سچائی کی طرف بیداری کے لیے ہے: ہم پہلے ہی خدا، فطرت، اور پوری کائنات کے ساتھ ایک ہیں۔

انا ایک مفید آلہ ہے۔ یہ ہمیں روزمرہ کی زندگی میں رہنمائی کرتی ہے، خود کو دوسروں سے الگ کرنے، اور اہداف کی طرف بڑھنے کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن جب اسے ہماری مکمل شناخت سمجھ لیا جاتا ہے، تو یہ ایک قید بن جاتی ہے۔ انا ہی ہمیں موت سے ڈراتی ہے، جمع کرنے اور لڑنے کی ترغیب دیتی ہے، اور دوسروں کے دکھ کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ یہ علیحدگی کا وہم پیدا کرتی ہے، اور اس وہم سے ظلم، استحصال، اور مایوسی جنم لیتی ہے۔

انا پر قابو پانے کا مطلب خود کو تباہ کرنا نہیں، بلکہ اس کے وہم کو دیکھنا ہے۔ جیسے جدید طبیعیات ظاہر کرتی ہے کہ ذرات میدانوں کی تحریکات ہیں، اسی طرح انا شعور کے الٰہی میدان کی ایک تحریک ہے۔ انا سمندر پر لہر کی طرح اٹھتی اور غائب ہوتی ہے، لیکن سمندر باقی رہتا ہے۔ موت تباہی نہیں، واپسی ہے۔ علیحدگی حتمی نہیں، عارضی ہے۔

دنیا کی حکمت کی روایات یہ ہمیشہ سے جانتی ہیں۔ بدھ مت سکھاتا ہے کہ انا سے وابستگی دکھ کی جڑ ہے۔ ویدانت اعلان کرتا ہے کہ سچا خود (آتمان) برہمن، یعنی وجود کی لامتناہی بنیاد کے ساتھ ایک ہے۔ عیسائی صوفیوں نے خود کو خدا کے حوالے کرنے کے بارے میں لکھا، اور صوفی شاعروں نے الٰہی محبت میں فنا (**fana**) کی تعریف کی۔ ہر جگہ پیغام ایک ہی ہے: اعلیٰ خواہش انا کو مضبوط کرنا نہیں، بلکہ اسے لامتناہی میں تحلیل کرنا ہے۔

یہ کتاب سائنس، فلسفہ، اور روحانیت کی بصیرتوں کو ایک ساتھ جوڑتی ہے تاکہ یہ دکھائے کہ اتحاد صرف ایک صوفیانہ بصیرت نہیں، بلکہ حقیقت کے تانے بانے میں لکھی ہوئی ایک سچائی ہے۔ کوانٹم الجھاؤ، ماحولیاتی باہمی انحصار، معلومات کا نظریہ، اور صوفیانہ تجربات ایک ہی بیداری میں ملتے ہیں: ہم ٹکڑے نہیں، بلکہ ایک کل کے مظہر ہیں۔

مقصد تجرید نہیں، تبدیلی ہے۔ متعین وجود کی طرف بیداری کا مطلب ہے مختلف طریقے سے جینا: دوسروں کے لیے ہمدردی، زمین کے لیے احترام، اور الٰہی کے لیے کھلے پن کے ساتھ۔ انا کو تحلیل کر کے ہم خوف کو تحلیل کرتے ہیں۔ لالچ کو تحلیل کر کے ہم استحصال کو ختم کرتے ہیں۔ اپنے اتحاد کو یاد کر کے ہم شفا لاتے ہیں- اپنے لیے، دوسروں کے لیے، اور سیارے کے لیے۔

یہ کام ایک رہنما، ایک نسخہ، اور ایک نذرانہ ہو۔ اور اس کا پھل **لوکاہ سمستاہ سکھینو بھونتُ** کے احساس سے کم نہ ہو: ایک ایسی دنیا جہاں تمام مخلوقات خوشحال اور آزاد ہوں، کیونکہ علیحدگی کا وہم ختم ہو چکا ہے، اور سمندر نے ہر لہر میں خود کو یاد کیا ہے۔

# علیحدگی کا وہم

روزمرہ کی زندگی علیحدگی کے جادو کے تحت گزرتی ہے۔ ہر صبح ہم ایک واحد، محدود "میں" کے احساس کے ساتھ بیدار ہوتے ہیں، جو جسم کی کھال اور دماغ کی حدود سے دوسروں سے الگ ہوتا ہے۔ انا کا یہ احساس دنیا میں رہنمائی کے لیے ضروری ہے۔ یہ ہمیں ایک مربوط داستان دیتا ہے، ہمیں یہ کہنے کے قابل بناتا ہے کہ یہ **میری زندگی ہے** اور ہمیں بظاہر خود مختاری کے ساتھ عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

لیکن اس سطح کے نیچے، ہمارے اندر کچھ جانتا ہے کہ علیحدگی نازک ہے۔ ہم ہوا، خوراک، پانی، گرمی، اور انسانی صحبت پر منحصر ہیں۔ دو منٹ تک سانس روکنا، خون میں شکر کی کمی، یا تنہائی کی خاموشی، خود مختاری کے وہم کو تحلیل کرنے کے لیے کافی ہے۔

سائنس نے اس گہری بصیرت کی تصدیق کی ہے۔ خود کفیل انا کی کوئی واضح حدود نہیں ہیں: حیاتیات دان ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہمارے جسم جراثیمی زندگی سے بھرے ہیں، جن کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے؛ اعصابی سائنس دان شعور کو دماغ کے ذریعہ بنائی لئی ایک ساخت کے طور پر بیان کرتے ہیں؛ اور طبیعیات دان مادے کو ٹھوس اور الگ کے طور پر نہیں، بلکہ میدانوں کے نیٹ ورک میں توانائی کے نمونوں کے طور پر بات کرتے ہیں۔

صوفیانہ روایات نے اسے بہت پہلے پیش گوئی کی تھی۔ بدھا نے سکھایا کہ "خود" **(atta)** حتمی نہیں، بلکہ عمل کا ایک مجموعہ ہے جس کا کوئی مستقل مرکز نہیں۔ ویدانتی فلسفیوں نے اعلان کیا کہ آتمان- سچا خود- انفرادی انا نہیں، بلکہ برہمن، عالمگیر حقیقت کے ساتھ ایک ہے۔ صوفیوں نے محبوب میں خود کو کھونے کی بات کی، عیسائیوں نے خود کے لیے مرنے کی بات کی تاکہ خدا ہم میں رہ سکے۔

انفرادیت کا احساس اس لیے جھوٹا نہیں کہ یہ فریب ہے۔ یہ جھوٹا ہے کیونکہ یہ نامکمل ہے۔ انا ایک سطحی لہر ہے، مفید لیکن حتمی نہیں۔ دریافت ہونے والی گہری سچائی متعین وجود ہے: ہمارا وجود ہمیشہ کل کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

## میدان، ذرات نہیں

صدیوں تک طبیعیات نے کائنات کو بلئرڈ بالز کی طرح ذرات کے مجموعے کے طور پر تصور کیا؛ خلاء میں حرکت کرتے، ٹکراتے، اور بکھرتے ہوئے۔ یہ تصویر انا کی اپنی تصویر کی عکاسی کرتی تھی: الگ، خود مختار، محدود۔ لیکن بیسویں صدی نے اس تصور کو توڑ دیا۔

کوانٹم فیلڈ تھیوری نے انکشاف کیا کہ جو ہم نے کبھی "ذرات" سمجھا وہ آزاد اشیاء نہیں ہیں۔ یہ **میدانوں کی تحریکات** ہیں۔ توانائی کے نادیدہ سمندروں پر لہریں جو پورے خلاء کو گھیرے ہوئے ہیں۔ ایک الیکٹران الیکٹران فیلڈ میں ایک لہر ہے، ایک فوٹون برقی مقناطیسی فیلڈ میں ایک لہر ہے۔ خود مادہ ارتعاشی ہے۔

سٹرنگ تھیوری اس سے آگے جاتی ہے اور تجویز کرتی ہے کہ میدانوں کے نیچے ایک واحد بنیادی حقیقت ہے: توانائی کی ارتعاشی تار جو اپنے گونج کے ساتھ تمام ذرات کی ظاہری شکل پیدا کرتی ہیں۔ مادے کی کثرت ایک کائناتی آلے پر بجائی جانے والی موسیقی ہے۔

اس کے مضمرات گہرے ہیں۔ ہم جن چیزوں کو "اشیاء" کہتے ہیں وہ خود کفیل نہیں ہیں؛ یہ ایک گہری تسلسل کی خلل ہیں۔ کائنات اشیاء کا ذخیرہ نہیں، بلکہ ارتعاشات کی سمفنی ہے۔

یہ تصویر صوفیانہ تصورات کے ساتھ حیرت انگیز طور پر متوازی ہے۔ اپنشد برہمن کو بنیادی حقیقت کے طور پر بیان کرتے ہیں جس کے مظہر تمام شکلیں ہیں۔ بدھ مت کی تمثیلیں دنیا کو ایک جواہرات کے جال سے تشبیہ دیتی ہیں، جن میں سے ہر ایک دوسروں کی عکاسی کرتا ہے۔ اس روشنی میں انا ایک ذرہ کی طرح ہے: **الٰہی میدان** کی مقامی تحریک، جسے کچھ روایات خدا، کچھ تاؤ، اور کچھ خالص شعور کہتی ہیں۔

اگر تمام مادہ طبیعی میدانوں کی تحریکات ہیں، تو انا الٰہی میدان کی ایک تحریک ہے۔ شعور کی ایک لہر جو عارضی طور پر "میں" کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے کوئی الیکٹران اپنے میدان سے الگ موجود نہیں، اسی طرح کوئی خود شعور کے سمندر سے الگ موجود نہیں ہو سکتا۔

## الٰہی میدان کی تحریک کے طور پر انا

انا ٹھوس، مستقل، اور مرکزی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ زیادہ تر ایک لہر کے عروج کی طرح ہے: عارضی طور پر تشکیل پاتی ہے، متحرک طور پر برقرار رہتی ہے، اور پھر تحلیل ہو جاتی ہے۔ جو ایک الگ "میں" لگتا ہے وہ الٰہی میدان - وجود کی لامتناہی بنیاد - کا ایک اتار چڑھاؤ ہے۔

ویدانت اسے **تت توم اسی** ("تم وہی ہو") کے نظریے میں بیان کرتا ہے: آتمان، انفرادی خود، برہمن، عالمگیر حقیقت کے سوا کچھ نہیں۔ خود الٰہی میدان سے الگ نہیں، بلکہ اس کا عارضی مظہر ہے۔

بدھ مت میں انا اناتا - غیر خود - کے طور پر سامنے آتی ہے؛ عمل کا ایک مجموعہ جو غلطی سے مستقل مرکز سمجھا جاتا ہے۔ جب انا تحلیل ہوتی ہے تو جو باقی رہتا ہے وہ شعور ہی ہے: بے حد، چمکدار، ناقابل تقسیم۔

میسٹر ایکارٹ جیسے عیسائی صوفیوں نے کہا کہ روح کی سب سے گہری بنیاد خدا کے ساتھ ایک ہے۔ "جس آنکھ سے میں خدا کو دیکھتا ہوں، وہی آنکھ ہے جس سے خدا مجھے دیکھتا ہے،" انہوں نے لکھا، انسان اور الٰہی کے درمیان کی حد کو دھندلا کر۔

اس روشنی میں، انا نہ تو غلطی ہے نہ دشمن - یہ ضروری تحریک ہے جو شعور کو مقامی بنانے، تجربات کرنے، اور سفر کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن یہ کبھی حتمی نہیں۔ اس کا مقدر اس میدان میں واپس ڈوبنا ہے جہاں سے یہ آئی۔

اس لیے موت تباہی نہیں، واپسی ہے۔ جیسے لہریں پانی میں غائب ہوتی ہیں بغیر سمندر کو تباہ کیے، اسی طرح انا تحلیل ہوتی ہے بغیر الٰہی میدان کو کم کیے۔ جو مرتا ہے وہ عارضی تحریک ہے؛ جو باقی رہتا ہے وہ ابدی سمندر ہے۔

## واپسی کے طور پر موت

موت انفرادیت کی آخری سرحد ہے۔ انا کے لیے موت، مٹ جانا، کہانی کا خاتمہ، حتمی خاموشی لگتی ہے۔ ہماری ثقافتوں نے اس خوف کے خلاف پیچیدہ دفاعی ڈھانچے بنائے ہیں - لافانیت کی داستانیں، جنت کے وعدے، تکنیکی ماورائیت کی تلاش۔ لیکن اگر موت بالکل بھی مٹ جانا نہیں ہے؟ اگر یہ واپسی ہے؟

طبیعیات ایک حیرت انگیز مماثلت پیش کرتی ہے۔ کائنات میں کچھ بھی واقعی غائب نہیں ہوتا۔ مادہ تبدیل ہوتا ہے، توانائی حالات بدلتی ہے، لیکن بنیادی مادہ باقی رہتا ہے۔ ایک ستارہ سفید بونے یا بلیک ہول میں گرتا ہے، لیکن اس کے عناصر خلاء میں

بکھر جاتے ہیں، نئی دنیاؤں کے لیے بیج بوتے ہیں۔ ہولوگرافک اصول کے مطابق، معلومات بھی کبھی تباہ نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ جب بلیک ہول مادے کو نگل لیتے ہیں، یہ مانا جاتا ہے کہ اس کی معلومات واقعاتی افق پر انکوڈ ہوتی ہے۔

صوفیانہ روایات نے اس حقیقت کی پیش گوئی کی تھی۔ اپنشد موت کی تشبیہ دریاؤں سے دیتے ہیں جو سمندر میں بہتے ہیں: ہر دھارا تحلیل ہوتا ہے، لیکن پانی باقی رہتا ہے۔ بدھ مت نروان کو شعلے کے بجھنے کے طور پر بیان کرتا ہے۔ لیکن عدم کی طرف نہیں؛ غیر مشروط، لامتناہی کی طرف۔ صوفی موت کو فنا کے طور پر بیان کرتے ہیں، خودی کی تباہی، جس کے بعد بقا آتی ہے، خدا میں باقی رہنا۔ عیسائی صوفی اسے روح کے الٰہی محبوب کے ساتھ شادی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

اگر انا الٰہی میدان کی ایک تحریک ہے، تو موت وہ لمحہ ہے جب یہ تحریک ساکت ہوتی ہے، ہر چیز کو گھیرنے والی خاموشی میں واپس لوٹتی ہے۔ جیسے سمندر ایک لہر کے گرنے سے کم نہیں ہوتا، اسی طرح الٰہی میدان ایک انا کے تحلیل ہونے سے کم نہیں ہوتا۔ جو کھو جاتا ہے وہ صرف علیحدگی کا وہم ہے۔

موت کو اس طرح دیکھنا اسے ایک المیے سے مکمل ہونے میں تبدیل کرنا ہے۔ زندگی لہر کا مختصر رقص ہے؛ موت سمندر کی طرف واپسی ہے۔ ہمیں مٹانے سے دور، موت یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایک ہیں جو کبھی نہیں مرتا۔

# الجھاؤ اور غیر مقامی بودن

کوانٹم میکانیات کا ایک عجیب انکشاف یہ ہے کہ کائنات ہمارے وجدان کے مطابق مقامی نہیں ہے۔ ایک بار جڑ جانے والے الجھے ہوئے ذرات فاصلے سے قطع نظر متعلق رہتے ہیں۔ آئن سٹائن، پریشان ہو کر، اسے "دور سے خوفناک عمل" کہا۔ لیکن تجربات نے اس کی بلا شبہ تصدیق کی۔ دنیا غیر مقامی ہے۔

الجھاؤ آزاد اشیاء کے کلاسیکی نظریے کو توڑ دیتا ہے۔ کہکشاں کے مخالف سروں پر موجود دو فوٹون دو الگ چیزیں نہیں ہیں؛ وہ ایک ہی پھیلا ہوا نظام ہیں۔ ان کی علیحدگی مکانی ہے؛ ان کا وجود مشترک ہے۔

صوفی صدیوں سے حقیقت کو اسی طرح کے الفاظ میں بیان کرتے رہے ہیں۔ بدھ مت کی اندرا کا جال کی تمثیل کائنات کو ایک لامتناہی جواہرات کے جال کے طور پر تصور کرتی ہے، جن میں سے ہر ایک دوسروں کی عکاسی کرتا ہے۔ صوفیزم میں رومی لکھتے ہیں: **"تم سمندر میں ایک قطرہ نہیں ہو۔ تم ایک قطرے میں پورا سمندر ہو۔"** عیسائی صوفیوں نے مقدسوں کی رفاقت کی بات کی، ایک غیر مرئی اتحاد جو تمام روحوں کو وقت اور خلاء کے پار جوڑتا ہے۔

کوانٹم فزکس کی غیر مقامی بودن ان بصیرتوں کا سائنسی عکاس بن جاتی ہے۔ شعور بھی کھوپڑیوں تک محدود نہیں ہو سکتا۔ جب صوفی ہر چیز کے ساتھ اتحاد کا تجربہ کرتے ہیں، جب مراقبہ کرنے والے خود کی حدود کے تحلیل ہونے کو محسوس کرتے ہیں، وہ شاید اسی حقیقت کو چھو رہے ہوتے ہیں: علیحدگی ایک ظاہری شکل ہے، الجھاؤ حقیقت ہے۔

اگر انا الٰہی میدان کی ایک لہر ہے، تو الجھاؤ ظاہر کرتا ہے کہ ہر لہر دوسری کے ساتھ گونجتی ہے۔ میدان ٹکڑوں میں نہیں، مسلسل ہے۔ بیداری یہ احساس ہے کہ ہمارا شعور ایک تنہا چنگاری نہیں، بلکہ ہر جگہ جلتی ہوئی آگ کا حصہ ہے۔

## معلومات، یادداشت، اور کائناتی آرکائیو

جدید طبیعیات کائنات کو تیزی سے معلومات کے عینک سے دیکھتی ہے۔ جان وہیلر کا قول، "**It from bit**"، تجویز کرتا ہے کہ جسے ہم مادہ کہتے ہیں - ذرات، میدان، حتیٰ کہ خلاء-وقت - معلوماتی عمل سے پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت بنیادی طور پر "چیز" نہیں، بلکہ ایک عظیم حساب کی طرح انکوڈ شدہ تعلقات کے نمونے ہیں۔

یہ نقطہ نظر یادداشت اور شناخت کے بارے میں ہمارے سوچنے کے طریقے کو نئے سرے سے متعین کرتا ہے۔ ہماری ذاتی شناخت یادداشت میں جڑی ہوئی لگتی ہے، لیکن اعصابی سائنس دکھاتی ہے کہ یادداشت نازک ہے، مسلسل دوبارہ لکھی جاتی ہے۔ اگر انفرادیت یادداشت پر منحصر ہے، اور یادداشت غیر مستحکم ہے، تو وہ خود جو ہم اتنی شدت سے دفاع کرتے ہیں کتنا حقیقی ہے؟

اسی وقت، طبیعیات تجویز کرتی ہے کہ معلومات خود کبھی غائب نہیں ہوتی۔ بلیک ہول تھیوری میں یہ بحث ہوئی کہ بلیک ہول میں گرنے والی معلومات ہمیشہ کے لیے کھو جاتی ہے یا نہیں۔ اب اتفاق رائے تحفظ کی طرف جھکتا ہے: اگرچہ ناقابل شناخت طور پر الجھ جاتی ہے، معلومات خلاء-وقت کے ڈھانچے میں انکوڈ رہتی ہے۔

کیا یہ شعور کے لیے بھی سچ ہو سکتا ہے؟ جب دماغ کام کرنا بند کرتا ہے، اس کے مخصوص نمونے تحلیل ہو جاتے ہیں، لیکن وہ معلومات جو وہ لے کر آئے تھے، شاید مٹ نہ جائیں، بلکہ کائناتی آرکائیو میں جذب ہو جائیں۔ اس کا مطلب انا پر مبنی معنی میں ذاتی لافانیت نہیں - "میں" کا اپنی ترجیحات اور یادوں کے ساتھ جاری رہنا - بلکہ کچھ زیادہ لطیف ہے: تجربے کی جوہر، جو ایک بار الٰہی میدان میں ارتعاش کرتی تھی، ہمیشہ اس کا حصہ رہتی ہے۔

صوفیانہ روایات پھر سے گونجتی ہیں۔ اپنشد اصرار کرتے ہیں کہ سچے وجود کا کوئی بھی چیز کھو نہیں جاتی۔ وائٹ ہیڈ نے اپنی عمل فلسفہ میں لکھا کہ تجربے کا ہر لمحہ خدا کی یادداشت میں جمع ہوتا ہے، ہمیشہ کے لیے محفوظ رہتا ہے۔ بدھ مت میں، آلایہ-وجنانہ-ذخیرہ شعور- کا خیال ایک ایسی ذخیرہ کی تصور کرتا ہے جہاں دماغ کا ہر نشان ریکارڈ ہوتا ہے۔

اس طرح سائنس اور روحانیت ملتی ہیں: انفرادیت تحلیل ہوتی ہے، لیکن میدان ہر نشان کو محفوظ رکھتا ہے۔ خود مٹتا نہیں، مربوط ہوتا ہے۔ انا کے ذریعہ متعین کردہ داستان کے طور پر یادداشت ختم ہوتی ہے، لیکن کائناتی میدان میں شرکت کے طور پر یادداشت جاری رہتی ہے۔ جینا ابدی ہولوگرام میں خود کو لکھنا ہے؛ مرنا اس کی مکمل ہونے میں گھل مل جانا ہے۔

# انا کی تحلیل بطور اعلیٰ خواہش

انا کے نقطہ نظر سے، تحلیل خوفناک لگتی ہے۔ انفرادیت کا نقصان موت کی طرح لگتا ہے: یادداشت، شخصیت، اور ارادے کا خاتمہ۔ جدید مغربی فکر کے بیشتر حصوں میں، انفرادیت کو مقدس سمجھا جاتا ہے- آزادی اور وقار کی جوہر۔ لیکن دنیا کی حکمت کی روایات میں، انا کی تحلیل نقصان نہیں، آزادی ہے۔

بدھ مت **نروان** کو خواہش اور انا کے خاتمے کے طور پر بیان کرتا ہے، جو علیحدگی کے وہم سے آزاد کرتا ہے۔ عدم سے دور، نروان خود کی حدود سے مشروط نہ ہونے والی حقیقت کی طرف بیداری ہے۔ ویدانت میں سب سے بڑی بصیرت **موکشا** ہے: یہ دریافت کہ آتمان (سچا خود) انا نہیں، بلکہ خود برہمن ہے، لامتناہی اور ابدی۔ صوفیزم میں صوفی **فنا** کی بات کرتے ہیں- خدا میں خود کی تباہی -جس کے بعد **بقا** آتی ہے، الٰہی موجودگی میں ابدی باقی رہنا۔ عیسائی صوفیزم میں، اولیاء نے **یونیو مسٹیکا** کے بارے میں لکھا، وہ صوفیانہ اتحاد جہاں روح اور خدا ایک ہو جاتے ہیں۔

ہر صورت میں، انفرادیت کے نقصان کا "خطرہ" **حتمی ہدف** کے طور پر دوبارہ تشریح کیا جاتا ہے۔ انا، سمندر کی سطح پر ایک لہر کی طرح، عارضی ہے۔ تحلیل ہونا غائب ہونا نہیں، بلکہ سمندر کے طور پر بیدار ہونا ہے۔

سائنس اس تمثیل کی حمایت کرتی ہے۔ کوانٹم فیلڈ تھیوری ہمیں بتاتی ہے کہ جو ذرات الگ اور جدا لگتے ہیں وہ دراصل مسلسل میدانوں کی تحریکات ہیں۔ جب تحریکات ختم ہوتی ہیں تو میدان باقی رہتا ہے۔ اگر انا الٰہی میدان کی ایک تحریک ہے، تو موت اور انا کی تحلیل تباہی نہیں، واپسی ہے۔ لہر ساکت ہوتی ہے، لیکن سمندر باقی رہتا ہے۔

اعلیٰ خواہش، اس لیے، انفرادیت کا تحفظ نہیں، بلکہ اس کی ماورائیت ہے۔ انا سے چمٹنا جلاوطنی میں رہنا ہے؛ تحلیل ہونا گھر واپس آنا ہے۔

## نظریاتی افق - بوز-آئن سٹائن شعور

سائنس اس بات کی دلفریب تصاویر پیش کرتی ہے کہ ایسی ماورائیت جسمانی شکل میں کیسی ہو سکتی ہے۔ مادے کی سب سے عجیب حالتوں میں سے ایک **بوز-آئن سٹائن کنڈینسیٹ (بی ای سی)** ہے، جہاں مطلق صفر کے قریب ٹھنڈے کیے گئے ذرات ایک ہی کوانٹم حالت میں گرتے ہیں اور ایک متحد ہستی کی طرح برتاؤ کرتے ہیں۔ عام طور پر اس کے لیے گہری خلاء سے زیادہ سرد درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن ایک تمثیل کے طور پر یہ طاقتور ہے۔

شعور کا بوز-آئن سٹائن کنڈینسیٹ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ اربوں نیورانوں کے نیم آزادانہ طور پر فائرنگ کرنے کے بجائے، شعور کامل ہم آہنگی میں گر جاتا۔ خود فکر، یادداشت، اور ادراک کے ٹکڑوں میں تقسیم نہ ہوتا۔ شعور ایک ہوتا۔

ایسی حالت صوفیانہ ادب میں بار بار بیان کی گئی ہے۔ بدھ مت کی روشن خیالی کو اکثر موضوع-مقصد کی دوئی سے ماورا لامتناہی شعور کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ عیسائی غور وفکر کرنے والوں نے "خدا میں گم ہونے" کی بات کی، جہاں کوئی جدائی باقی نہیں رہتی۔ صوفی شاعروں نے محبت میں تحلیل ہونے کی خوشی منائی، جیسے پانی میں چینی غائب ہو جاتی ہے۔

نظریاتی طور پر، یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ ایسی حالتوں میں شعور خلاء اور وقت کی معمول کی حدود سے ماورا ہو سکتا ہے۔ اگر شعور بنیادی طور پر کوانٹم ہے، تو کامل ہم آہنگی غیر مقامی بودن کو کھول سکتی ہے: ایک ذہن جو جسم سے بندھا نہیں، بلکہ تمام وجود کے میدان کے ساتھ گونجتا ہے۔ بے وقتی، بے حد، اور اتحاد کے صوفیانہ تجربات ایسی حالت کی جھلکیاں ہو سکتی ہیں۔

یہاں سائنس اور صوفیزم ایک بار پھر ملتے ہیں: شعور کا حتمی افق انفرادیت نہیں، بلکہ میدان کے ساتھ ہم آہنگی ہو سکتا ہے۔ کامل اتحاد میں تحلیل ہونے والا خود کھو نہیں جاتا، بلکہ مکمل ہوتا ہے۔

## متعین وجود کو جینا

اگر اتحاد ہماری گہری سچائی ہے، اور انا کی تحلیل ہماری اعلیٰ خواہش ہے، تو اب، انفرادیت کے بیچ ہم کیسے جییں؟ جواب ہے: متعین وجود کو شعوری طور پر جینا۔

## اخلاقی مضمرات

متعین وجود کی طرف بیداری یہ احساس ہے کہ خود اور دوسرے کے درمیان کی حدود عارضی ہیں۔ ہمدردی فطری ہو جاتی ہے، اخلاقی فرض کے طور پر نہیں، بلکہ ایک حقیقت کے اعتراف کے طور پر۔ دوسرے کو نقصان پہنچانا خود کو نقصان پہنچانا ہے؛ دوسرے کی پرورش کرنا خود کی پرورش کرنا ہے۔ متعین وجود پر مبنی اخلاقیات عام فریضہ سے ماورا ہوتی ہے اور حقیقت کے ساتھ ہم آہنگی بن جاتی ہے۔

## ماحولیاتی مضمرات

متعین وجود ہمارے زمین کے ساتھ تعلق کو بھی نئے سرے سے متعین کرتا ہے۔ ہم فطرت کے بیرونی صارف نہیں، بلکہ گایا کے جسم کے اعضاء ہیں۔ جو ہوا ہم سانس لیتے ہیں، جو خوراک ہم کھاتے ہیں، جو ماحولیاتی نظام ہمیں سہارا دیتے ہیں، وہ "وسائل" نہیں، بلکہ ہماری اپنی زندگی کے توسیع ہیں۔ نگہداشت جذباتی پن سے نہیں، بلکہ احساس سے پیدا ہوتی ہے: جنگل ہمارے پھیپھڑے ہیں، دریا ہمارا خون ہے، ماحول ہماری سانس ہے۔

## روحانی عمل

صوفیانہ روایات نے انا کو میدان میں تحلیل کرنے کے طریقے طویل عرصے سے تیار کیے ہیں:

- بدھ مت میں مراقبہ خود کے وہم کو ساکت کرتا ہے، لامتناہی شعور کو ظاہر کرتا ہے۔
- ویدانت میں **خود کی تلاش** یہ سوال کرتی ہے کہ "میں کون ہوں؟" جب تک انا گر نہ جائے اور صرف خالص شعور باقی رہ جائے۔
- عیسائیت میں **غور و فکر کی دعا** روح کو اندر کی طرف موڑتی ہے، جب تک کہ وہ خدا میں آرام نہ کرے۔
- صوفیزم میں ذکر خدا کے نام کو دہراتا ہے، جب تک کہ خود اور خدا دو نہ رہیں۔

جدید سائنس ان اعمال کی تبدیلی کی طاقت کی تصدیق کرتی ہے۔ اعصابی سائنس دکھاتی ہے کہ گہرا مراقبہ دماغ کے "ڈیفالٹ موڈ نیٹ ورک" کو ساکت کرتا ہے، جو خود سے متعلقہ سوچ کے لیے ذمہ دار سرکٹ ہے۔ انا کی تحلیل کے بارے میں ذاتی رپورٹس دماغ کی سرگرمی میں قابل پیمائش تبدیلیوں سے مطابقت رکھتی ہیں، جو یہ تجویز کرتی ہیں کہ صوفیانہ اتحاد ایک واہمہ نہیں، بلکہ شعور کا ایک حقیقی طریقہ ہے۔

### سمندر کے شعور کے ساتھ جینا

متعین وجود کو جینا اس بیداری کو روزمرہ کی زندگی میں لانا ہے۔ ہر لمحہ یہ یاد رکھنے کا موقع ہے: "میں صرف یہ لہر نہیں ہوں۔ میں سمندر ہوں۔" شکرگزاری، عاجزی، اور ہمدردی اس اعتراف سے فطری طور پر بہتی ہیں۔ حتیٰ کہ معمولی عمل-کھانا، سانس لینا، بولنا-جب الٰہی میدان کے مظہر کے طور پر دیکھے جاتے ہیں تو مقدس ہو جاتے ہیں۔

# نتیجہ: سمندر باقی رہتا ہے

اس سفر کے آغاز میں، ہم نے پوچھا کہ سب کچھ جڑا ہونے کا کیا مطلب ہے-کہ زندگی، شعور، اور خود کائنات متعین ہو سکتے ہیں۔ ہم نے کوانٹم فزکس، ماحولیات، فلسفہ، اور صوفیزم سے گزرا۔ ہر راستہ، اپنی زبان کے باوجود، ایک ہی افق کی طرف اشارہ کرتا تھا: **خود الگ نہیں ہے، انفرادیت عارضی ہے، اور اتحاد سب سے گہری سچائی ہے۔**

کوانٹم فیلڈ تھیوری نے ہمیں دکھایا کہ جو ذرات لگتے ہیں وہ میدانوں کی تحریکات ہیں، نادیدہ تسلسل میں عارضی لہریں ہیں۔ سٹرنگ تھیوری نے مزید کہا کہ کثرت موسیقی ہے-ایک بنیادی آلے کی ارتعاشات۔ اس تصور میں، خود مادہ تعلق، تال، اور گونج میں تحلیل ہو جاتا ہے۔

ماحولیات نے ظاہر کیا کہ زندگی انواع کا ایک موزیک نہیں، بلکہ باہمی انحصار کا ایک وسیع نظام ہے۔ جنگل فنگی نیٹ ورکس کے ذریعے بات کرتے ہیں، سمندر غذائی اجزاء کو خون کی طرح گردش دیتے ہیں، زمین ایک کل کے طور پر سانس لیتی ہے۔ گایا ہائپوتھیسس سیارے کو پس منظر کے طور پر نہیں، بلکہ ایک جاندار کے طور پر نئے سرے سے متعین کرتا ہے-اور ہمیں اس کے خلیات کے طور پر۔

فلسفہ نے تحقیق کو گہرا کیا۔ فینومینولوجی نے دکھایا کہ شعور کبھی الگ تھلگ نہیں، بلکہ اپنی دنیا کے ساتھ متعین ہے۔ لاک کے یادداشت پر غور نے ہمیں یاد دلایا کہ شناخت نازک ہے، تعمیر شدہ اور وقت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے۔ پین سائیکزم نے تجویز کیا کہ شعور افراد تک محدود نہیں، بلکہ حقیقت کو گھیرتا ہے، ہر ذہن کل کی ایک عکاسی ہے۔

صوفیزم نے ہمیں مزید آگے لے گیا۔ اپنشد میں ہم نے نظریہ پایا: **تت توم اسی**-تم وہی ہو۔ بدھ مت میں بے خودی کا نظریہ نے انا کو ایک وہم کے طور پر ظاہر کیا۔ صوفیزم میں **فنا** نے خود کو خدا میں تحلیل کیا۔ عیسائی صوفیزم میں، یونیو مسٹیکا نے محبت کو الٰہی اتحاد میں مکمل کیا۔ ہر جگہ، انا ایک لہر کے طور پر بے نقاب ہوئی، الٰہی میدان سمندر کے طور پر۔

تو موت کیا ہے؟ سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ توانائی اور معلومات کبھی کھو نہیں جاتیں۔ صوفیزم ہمیں بتاتا ہے کہ انفرادیت کبھی حتمی نہیں ہوتی۔ ایک ساتھ وہ تصدیق کرتے ہیں: **موت واپسی ہے۔** لہر ساکت ہوتی ہے، سمندر باقی رہتا ہے۔ انا تحلیل ہوتی ہے، میدان جاری رہتا ہے۔

اور خواہش؟ یہاں سب سے بڑا تضاد ہے۔ انا تحلیل سے ڈرتی ہے - استحکام سے چمٹتی ہے، نقصان سے خوفزدہ ہے۔ لیکن حکمت کی روایات اعلان کرتی ہیں کہ تحلیل خاتمہ نہیں، بلکہ ہدف ہے۔ خود کو کھونا کل کی طرف بیدار ہونا ہے۔ نروان، موکشا، تھیوسس، روشن خیالی: ہر ایک ایک ہی سچائی کو نام دیتا ہے۔ اعلیٰ خواہش انفرادیت کا تحفظ نہیں، بلکہ اس کی ماورائیت ہے۔

سائنس بھی اس تقدیر کی طرف سرگوشی کرتی ہے۔ الجھاؤ میں، ہم ایک ایسی کائنات دیکھتے ہیں جہاں علیحدگی ایک وہم ہے۔ ہولوگرافک اصول میں، ہم دیکھتے ہیں کہ معلومات کبھی تباہ نہیں ہوتی۔ بوز-آئن سٹائن کنڈینسیٹس میں، ہم دیکھتے ہیں کہ کثرت ہم آہنگی میں کیسے گر سکتی ہے۔ یہ صوفیزم کے ثبوت نہیں، لیکن اس کے تصور کے ساتھ ہم آہنگ ہیں: انفرادیت تحلیل ہوتی ہے، لیکن میدان باقی رہتا ہے۔

تو متعین وجود کو جینا کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کا مطلب ہے ہمدردی: یہ جاننا کہ دوسرے کو نقصان پہنچانا خود کو نقصان پہنچانا ہے۔ اس کا مطلب ہے نگہداشت: زمین کی دیکھ بھال ہمارے بڑے جسم کے طور پر۔ اس کا مطلب ہے روحانی عمل: مراقبہ، غور و فکر، یاد - زندگی سے فرار ہونے کے لیے نہیں، بلکہ اس میں بیدار ہونے کے لیے۔ متعین وجود کو جینا ہر سوچ، ہر عمل، ہر سانس کو الٰہی میدان میں ایک لہر کے طور پر جاننا ہے۔

آخر میں، لہر اور سمندر کی تمثیل ہمیں گھر واپس لاتی ہے۔ لہر اٹھتی ہے، ناچتی ہے، اور گرتی ہے۔ وہ اپنے خاتمے سے ڈرتی ہے، لیکن سمندر کبھی ختم نہیں ہوتا۔ لہر کبھی سمندر سے الگ نہیں تھی - صرف عارضی طور پر "میں" کے طور پر تشکیل پائی۔ جب وہ تحلیل ہوتی ہے، کچھ بھی کھو نہیں جاتا۔ سمندر باقی رہتا ہے، وسیع، بے حد، ابدی۔

اس حقیقت کی طرف بیدار ہونا خوف کے بغیر جینا، پچھتاوے کے بغیر مرنا، اور ہر مخلوق میں دوسرے کو نہیں، بلکہ خود کو دیکھنا ہے۔ علیحدگی کا وہم غائب ہو جاتا ہے، اور جو باقی رہتا ہے وہ سادہ، لامتناہی سچائی ہے:

**ہم کبھی لہر نہیں تھے۔ ہم ہمیشہ سمندر تھے۔**

# حوالہ جات

# طبیعیات اور معلوماتی نظریہ


- Bell, J. S. (1964). **On the Einstein Podolsky Rosen paradox.** Physics Physique Физика, 1(3), 195–200.
- Bohm, D. (1980). **Wholeness and the Implicate Order**. Routledge.
- Greene, B. (1999). **The Elegant Universe: Superstrings, Hidden Dimensions, and the Quest for the Ultimate Theory**. W. W. Norton.
- Hawking, S. W. (1975). **Particle Creation by Black Holes**. Communications in Mathematical Physics, 43(3), 199–220.
- Penrose, R. (1989). **The Emperor's New Mind.** Oxford University Press.
- Susskind, L. (2008). **The Black Hole War: My Battle with Stephen Hawking to Make the World Safe for Quantum Mechanics**. Little, Brown.
- Wheeler, J. A. (1990). "معلومات، طبیعیات، کوانٹم: رابطوں کی تلاش۔" In **Complexity, Entropy, and the Physics of Information**. Addison-Wesley.
- Zurek, W. H. (2003). **Decoherence, Einselection, and the Quantum Origins of the Classical**. Reviews of Modern Physics, 75(3), 715–775.


# شعور اور اعصابی سائنس


- Hameroff, S., & Penrose, R. (2014). **Consciousness in the universe: A review of the 'Orch OR' theory**. Physics of Life Reviews, 11(1), 39–78.
- James, W. (1902/2004). **The Varieties of Religious Experience**. Penguin Classics.
- Metzinger, T. (2009). **The Ego Tunnel: The Science of the Mind and the Myth of the Self.** Basic Books.
- Varela, F. J., Thompson, E., & Rosch, E. (1991). **The Embodied Mind: Cognitive Science and Human Experience.** MIT Press.

## فلسفہ اور عمل سوچ


- Leibniz, G. W. (1714/1991). **Monadology**. In R. Ariew & D. Garber (Eds.), **Philosophical Essays**. Hackett.
- Locke, J. (1690/1975). **An Essay Concerning Human Understanding**. Oxford University Press.
- Merleau-Ponty, M. (1945/2012). **Phenomenology of Perception**. Routledge.
- Nāgārjuna (دوسری صدی). **Mūlamadhyamakakārikā** (Fundamental Verses on the Middle Way). مختلف ترجمے۔
- Whitehead, A. N. (1929/1978). **Process and Reality**. Free Press.


## روحانی اور صوفیانہ روایات


- گمنام (چودھویں صدی). **The Cloud of Unknowing**.
- Eckhart, M. (تقریباً 1310/2009). **The Essential Sermons**. Paulist Press.
- Rumi, J. (تیرہویں صدی/1995). **The Essential Rumi**. کولمین بارکس کے ترجمے سے۔ HarperOne.
- اپنشد (تقریباً 800–200 قبل مسیح). ایکناتھ ایشوران (1987) اور پیٹرک اولیویل (1996) کے ترجمے۔
- بدھا (تقریباً پانچویں صدی قبل مسیح). **Dhammapada**. مختلف ترجمے۔
- Al-Ghazali (گیارہویں صدی/1998). **The Niche of Lights**. Islamic Texts Society.


## ماحولیات اور سیستمی سوچ


- Capra, F. (1996). **The Web of Life: A New Scientific Understanding of Living Systems**. Anchor Books.
- Lovelock, J. (1979). **Gaia: A New Look at Life on Earth**. Oxford University Press.
- Margulis, L., & Sagan, D. (1995). **What Is Life?**. University of California Press.

# اصطلاحات کی لغت

## آلایہ-وجنانہ (سنسکریت)

یوگاچار بدھ مت میں "ذخیرہ شعور"۔ دماغ کی ایک بنیادی پرت کو ظاہر کرتا ہے جو تمام کرمک نقوش اور تجربات کو محفوظ رکھتا ہے -ایک طرح کا لاشعوری شعور کا بیج بستر۔

## آتمان (سنسکریت)

ہندو فلسفہ میں اندرونی خود یا روح۔ ادویت ویدانت میں، آتمان بالآخر برہمن، عالمگیر شعور کے ساتھ ایک ہے۔

## بقا (عربی)

صوفی تصوف میں، خود کی تباہی (فنا) کے بعد "خدا میں باقی رہنے" کی حالت۔ الٰہی کے ساتھ مستدام اتحاد کو ظاہر کرتا ہے۔

## بوز-آئن سٹائن کنڈینسیٹ (بی ای سی)

ایک مادے کی حالت جو انتہائی کم درجہ حرارت پر بنتی ہے، جہاں ذرات ایک ہی کوانٹم حالت میں ہوتے ہیں اور ایک متحد ہستی کی طرح برتاؤ کرتے ہیں-آپ کے مخطوطہ میں شعور کی یکجہتی کو واضح کرنے کے لیے تمثیل کے طور پر اکثر استعمال ہوتا ہے۔

## برہمن (سنسکریت)

ویدانت فلسفہ میں حتمی، غیر متغیر حقیقت -لامتناہی، ابدی، اور تمام وجود کی بنیاد۔ تمام شکلیں اور خود برہمن کے مظہر کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔

## شعور (ڈیفالٹ موڈ نیٹ ورک)

دماغ میں ایک عصبی نیٹ ورک جو آرام اور خود سے متعلقہ سوچ کے دوران فعال ہوتا ہے۔ تحقیق دکھاتی ہے کہ مراقبہ اور انا کی تحلیل کے تجربات اکثر اس نیٹ ورک کو دباتے ہیں، جو خود کی حدود کے نقصان سے متعلق ہے۔

## ذکر (عربی)

ایک صوفی مذہبی عمل جو الٰہی ناموں یا عبارات کی تکرار پر مشتمل ہوتا ہے، جو دل کو مرکوز کرنے اور خدا کی یاد میں انا کو تحلیل کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

## انا

نفسیاتی "میں" کا احساس - خود کی وہ تصویر جس سے ہم شناخت کرتے ہیں۔ بہت سی روحانی روایات میں، انا کو عارضی ساخت کے طور پر دیکھا جاتا ہے، نہ کہ حتمی خود۔

## الجھاؤ (کوانٹم)

ایک کوانٹم رجحان جہاں دو یا زیادہ ذرات جڑے رہتے ہیں، کہ ایک کا حال فاصلے سے قطع نظر دوسرے کے حال پر فوری اثر ڈالتا ہے۔ روحانی اور وجودی اتحاد کو بیان کرنے کے لیے تمثیلی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

## فنا (عربی)

صوفی اصطلاح، الٰہی میں انا یا خود کی تباہی کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ انفرادی شناخت کی تحلیل ہے، جس کے بعد اکثر بقا آتی ہے۔

## میدان (کوانٹم فیلڈ تھیوری)

ایک تسلسل جو خلاء کے ذریعے پھیلتا ہے، جس سے ذرات مقامی تحریکات یا لہروں کے طور پر ابھرتے ہیں۔ مخطوطہ میں **شعور** یا **الٰہی موجودگی** کے لیے تمثیل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

## گایا ہائپو تھیسس

جیمز لوولوک کے ذریعہ پیش کردہ ایک سائنسی نظریہ جو تجویز کرتا ہے کہ زمین ایک خود کو منظم کرنے والا زندہ نظام ہے۔ اکثر ماحولیاتی-روحانی اور سیستمی سوچ کے سیاق میں استعمال ہوتا ہے۔

## ہولوگرافک اصول

نظریاتی طبیعیات کا ایک خیال کہ ایک خلائی حجم میں تمام معلومات اس خلاء کی سرحد پر انکوڈ شدہ ڈیٹا کے طور پر ظاہر کی جا سکتی ہیں۔ یہ اشارہ دیتا ہے کہ **معلومات کبھی واقعی کھو نہیں جاتی**، حتیٰ کہ بلیک ہولز میں بھی۔

## اندرا کا جال

مہایان بدھ مت کی تمثیل جو کائنات کو باہم جڑے ہوئے جواہرات کے ایک لامتناہی جال کے طور پر بیان کرتی ہے، جن میں سے ہر ایک دوسروں کی عکاسی کرتا ہے۔ باہمی انحصار اور غیر علیحدگی کی علامت۔

## لوکاہ سمستاہ سکھینو بھونتُ (سنسکریت)

ایک مقدس منتر جس کا مطلب ہے "تمام مخلوقات ہر جگہ خوشحال اور آزاد ہوں۔" ہمدردی اور عالمگیر بہبود کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔

## موکشا (سنسکریت)

ہندوئزم میں پیدائش اور موت کے چکر سے آزادی۔ یہ احساس کہ آتمان برہمن کے ساتھ ایک ہے اور انا ایک وہم ہے۔

## نروان (سنسکریت/پالی)

بدھ مت میں خواہش اور انا کا خاتمہ۔ یہ تباہی نہیں، بلکہ مشروط وجود سے آزادی ہے۔ لامتناہی شعور اور امن کی حالت۔

## غیر مقامی بودن

کوانٹم میکانیات میں، یہ خیال کہ ذرات وسیع فاصلوں پر فوری طور پر متعلق ہو سکتے ہیں، علیحدگی کے کلاسیکی تصورات کو چیلنج کرتا ہے۔ مخطوطہ میں متعین شعور کی صوفیانہ خیال کی حمایت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

## پین سائیکزم

فلسفیانہ نقطہ نظر کہ شعور کائنات کی ایک بنیادی اور ہر جگہ موجود خصوصیت ہے۔ کہ تمام مادہ کسی نہ کسی شکل میں شعور رکھتا ہے۔

## تت توم اسی (سنسکریت)

اپنشد کا ایک کلیدی نظریہ، جس کا مطلب ہے "تم وہی ہو۔" انفرادی خود (آتمان) اور حتمی حقیقت (برہمن) کے درمیان بنیادی شناخت کا اعلان کرتا ہے۔

## یونیو مسٹیکا (لاطینی)

"صوفیانہ اتحاد۔" عیسائی صوفیزم میں، روح کا خدا کے ساتھ محبت اور شعور میں، دوئی سے ماورا، اتحاد۔

## ویدانت

ہندو فلسفہ کی ایک شاخ جو اپنشد کی تشریح کرتی ہے، آتمان اور برہمن کی غیر دوئی (ادویت) پر زور دیتی ہے۔

## لہر-ذرہ دوئی

ایک اصول کہ کوانٹم ہستیاں (جیسے الیکٹران یا فوٹون) سیاق کے لحاظ سے لہر اور ذرہ دونوں کی خصوصیات ظاہر کر سکتی ہیں۔ مخطوطہ کی تمثیل کے ساتھ گونجتی ہے کہ انا ایک لہر ہے اور الٰہی میدان سمندر ہے۔